بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نو نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	یکم اخاء ۱۳۴۳ہش ۲۴ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ یکم اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۳۰ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ہلکی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔

اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳۰ ستمبر۔ مبلغین سیرالیون مکرم ملک غلام نبی صاحب اور مکرم اقبال احمد صاحب مغربی افریقہ میں تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۲۹ ستمبر بروز سہ شنبہ شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ ان کے ہمراہ گھانا کے دو احمدی طلباء یوسف یاسن صاحب اور عبدالواحد بن داؤد صاحب بھی ربوہ آئے ہیں۔ ہر دو طلباء ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کریں گے اور جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن میں خدمت اسلام کا فریضہ ادا کریں گے۔

اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پہنچکر ہر دو مبلغین اسلام اور دونوں طلباء کو نہایت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید بھی ان کے خیر مقدم کے لئے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے باری باری ان سے مصافحہ و معانقہ کیا اور انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا ربوہ میں آنا مبارک کرے اور انہیں اسلام کی پہلے سے بڑھ کر خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔

(ارشاد حضرت امیر المومنین)

افسر امانت تحریک جدید ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جوانی کا زمانہ ہی وہ زمانہ ہے جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا ہے

انسان اپنے لئے جنت یا دوزخ کی بنیاد اسی زمانہ میں قائم کرتا ہے

"ایک ہی زمانہ ہے جو ان دونوں (بچپن اور بڑھاپے) کے بیچ کا زمانہ ہے یعنی جوانی کا زمانہ، جبکہ انسان خدا کی پرستش کر سکتا ہے کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے۔ مگر یہی زمانہ ہے جس میں نفس امارہ ساتھ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ایسی آفات لگی ہوئی ہیں کہ اگر انسان نگہداشت اور پوری کوشش نہ کرے تو اسی سے جہنم کی تیاری اور اگر پوری کوشش اور احتیاط کرے تو جنت کی تیاری کرنے لگ جاتا ہے۔ اس زمانہ میں نفس امارہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔ یہی زمانہ ہے جو مواخذہ کا زمانہ ہے اور یہی زمانہ ہے جس میں خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ لیکن اس زمانہ میں ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہوتا ہے کہ اگر پوری سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائیگا کیونکہ اس زمانہ میں جن اخلاق و عادات اور عقائد وغیرہ کا اپنے آپ کو پابند بنا لے گا۔ پھر اس کا ان سے چھوٹنا محال ہوگا۔ پس چاہے تو وہ اس زمانہ میں اپنے لئے جنت کی بنیاد قائم کرے اور چاہے دوزخ کی۔ اگر اس نے یہ زمانہ خدا تعالیٰ کی بندگی اور اس کی اطاعت اور اپنے نفس کے تزکیہ میں گزارا ہوگا تو اس کا اس کو پھل ملے گا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کرنے کے قابل نہ رہے گا اور کسل اور کاہلی اسے لاحق ہو جاویگی تو ملائک اس کے نامہ اعمال میں وہی نماز روزہ تہجد وغیرہ عبادات لکھتے رہیں گے جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجا لاتا تھا اور یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ باوجودیکہ وہ عمل بجا نہیں لاتا پھر وہی اعمال اس کے نامہ اعمال میں درج ہوتے رہتے ہیں۔

بڑھوں کا دنیا میں موجود ہونا جوانوں کے لئے عبرت کا مقام ہے مگر انسان کے دل پر اس قسم کا حجاب پڑا ہوا ہے کہ وہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا ورنہ اسی قسم کے نظاروں کو دیکھ کر وہ اپنے جوانی کے ایام میں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات مضبوط کر لے پس سوچنا چاہیئے کہ یہ تین زمانے بچپن، جوانی، پیرانہ سالی کے انسان پر کیسے مشکل ہیں اور ان میں کس قدر مشکلات اس کے لئے بیٹھے ہیں۔ دو زمانے یعنی بچپن اور بڑھاپا تو خود ہی نکمے اور ردّی ہیں۔ ان میں انسان کچھ نہیں کر سکتا ہاں درمیان کا زمانہ جوانی کا کچھ ہے جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا تھا اسی واسطے اگر یہ زمانہ جوانی کا بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے کیونکہ ابتدائی زمانہ تو بے خبری اور غفلت کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ کرے گا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔ ہر شخص بوڑھے انسان کو دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ وہ کیسا درماندگی کا زمانہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے جو جوانی میں اس زمانے (بڑھاپے) کے لئے سعی کرتے ہیں ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس زمانہ پیری میں ان کے لئے وہی تقوے اور خدا کی بندگی لکھی جاتی ہے۔ غرض آخر وہی ایک زمانہ جو جوانی کا زمانہ ہے اور نفس امارہ کی شوخیوں کا زمانہ ہے کچھ کام کرنے کا زمانہ رہ جاتا ہے"۔ (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء

"التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ"

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

"اگر دنیا داروں کی طرح رہوگے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔"

(ملفوظات حصہ سوم ص ۲۶۲
الحکم ۲۴۔ جون ۱۹۰۲ء)

انسان میں جب نیکی کی طرف تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو گویا وہ اپنی گزشتہ زندگی کے لحاظ سے مرجاتا ہے اور وہ از سرِ نو نئی زندگی میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ حالت تقریباً ہر سعید طبع انسان پر آتی ہے۔ اگر وہ شروع ہی سے نیک رہا ہو تو پھر بھی ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی نیکی صرف اس کی اپنی ذات تک محدود ہے اس سے دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔

پھر یہ بھی ایک فطری بات ہے کہ انسان جب تک ہر وقت ہوشیار نہ رہے شیطان کا اس کو ورغلا لینا ممکن ہے۔ انسان پر اکثر ایسے لمحے آتے ہیں کہ وہ برائی کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ جو لوگ کمزور ہوتے ہیں وہ ورغلانے سے بھٹک بھی جاتے ہیں لیکن ایک مضبوط دل و دماغ کا انسان جس نے بالارادہ عزم بالجزم کیا ہو وہ ایسی لغزشوں سے بچ جاتا ہے۔

جب انسان سچی توبہ کر لیتا ہے تو لازماً اس میں ایک عظیم تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اگر ایسی تبدیلی پیدا نہ ہو تو اس کی توبہ محض زبان تک ہی رہتی ہے حقیقی توبہ نہیں ہوتی۔ سچی توبہ کی تو لازمی خصوصیّت ہے کہ انسان بالکل بدل جاتا ہے وہ اپنی پرانی زندگی کا پیرہن اپنی روح کے بدن سے اُتار پھینکتا ہے اور جس طرح سانپ کینچلی بدلتا ہے اور نئی صورت میں تازہ بتازہ ہو کر نکلتا ہے اسی طرح توبہ کرنے والا انسان بھی بدل جاتا ہے اس کا پرانی زندگی سے قطع تعلق ہو جاتا ہے اور وہ نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ زندگی کا پھر آغاز کرتا ہے۔

جو لوگ ایک مامور من اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ان کی سچّی توبہ کا یہی نشان ہے کہ وہ پرانی زندگی کے لحاظ سے مرجاتے ہیں تمام فسق و فجور ان کے دل و دماغ اور رگ و پے سے نکل جاتا ہے اور اس کی بجائے نیا خون جسم میں دَورا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر وہ پرانی زندگی سے الگ نہیں ہوتا تو اس کا بیعت کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔

بیعت دراصل ایک موڑ ہوتا ہے۔ انسان پہلے ایک راستہ پر چلا جا رہا ہوتا ہے مگر بیعت کرنے کے بعد وہ بالکل اسکی برعکس سمت کی طرف چلنا شروع کر دیتا ہے۔ اب اگر کوئی پچھلی زندگی کو تو نہیں چھوڑتا مگر بیعت کر لیتا ہے تو اس کو ایسی بیعت کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ انسان جب اپنی زندگی خلوص اور سچے جذبہ کے ساتھ بدلتا ہے تو لازم ہے کہ اس کا اثر اس کے اعمال سے ظاہر ہو کیونکہ انسان کے اعمال ہی اس کے اندرونہ کا پتہ دیتے ہیں اور انسان کے اعمال خود بولتے ہیں کہ یہ منافقانہ نہیں ہیں کیونکہ منافقت کو ہزار چھپایا جائے وہ چھپی نہیں رہتی وہ کسی نہ کسی طرح ٹپک ہی پڑتی ہے اور پول کھُل ہی جاتا ہے۔

آج تک دُنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہوا جس کی پوری زندگی منافقت کے پردہ میں کٹ گئی ہو۔ بڑے بڑے شاطر اور فنکار منافق بھی ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ انسان کے اندر ایک ایسی فطری چیز ہے جو اس کو سچائی کی طرف اکساتی رہتی ہے اور بڑے سے بڑا فنکار بھی اس چیز کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سٹیج پر کچھ عرصہ کے لئے انسان کامیابی سے اپنا کھیل کھیل سکتا ہے لیکن جونہی وہ سٹیج سے اُترتا ہے اس کا حلیہ بدل جاتا ہے اور وہ اپنی اصل ہیئت میں آجاتا ہے۔ اسی طرح کوئی منافق انسان خواہ وہ اپنے فن میں کتنا ہی ماہر ہو دیر تک ساری دنیا کو دھوکہ نہیں دے سکتا اس لئے جو لوگ محض کسی دنیوی فائدہ کے لئے الٰہی جماعت میں داخل ہوتے ہیں وہ ہمیشہ تک اپنی حقیقت کو چھپا نہیں سکتے۔ جو لوگ ایسا قیاس کرتے ہیں کہ وہ جماعت کو دھوکہ دے سکتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں ان کا پردہ ضرور چاک ہو کر رہتا ہے۔

بعض وقت انسان خود بھی اپنے آپ سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بیعت کر لی ہے اب وہ گناہ سے بچ گیا ہے اور اس کو نجات مل گئی ہے لیکن وہ جب تک اپنے مخلصانہ اعمال سے اس کو ثابت نہ کرے جب تک وہ ہمہ تن نئی زندگی کے سمندر میں ڈوب نہ جائے اس وقت تک اس کی توبہ اور اس کی بیعت اس کے لئے کچھ بھی مفید نہیں ہے۔ اسی جگہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا تعالیٰ دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"

(ایضاً ص ۲۶۲)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو۔ اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔"

(ایضاً ص ۲۶۳)

سچّی بات یہ ہے کہ ایک سچے احمدی کی پہچان لاکھوں کروڑوں انسانوں میں ہونی چاہیئے۔ وہ اندھیرے میں چمکتا ہوا نظر آنا چاہیئے۔ وہ جدھر جائے لوگ کہیں کہ یہ احمدی ہے۔ اس کے لئے اس کو سوانگ بھرنے کی ضرورت نہیں وہ اپنے معمولی لباس میں ہو ویسا ہی جیساکہ دوسروں کا لباس ہے مگر اسکی آنکھوں سے جو دوسروں کی آنکھوں جیسی ہی ہیں صداقت کا ایک نور نکل رہا ہو۔

"میرے پاس وہی آتا ہے جس کی فطرت میں حق سے محبت اور اہلِ حق کی عظمت ہوتی ہے جس کی فطرت سلیم ہے وہ دور سے خوشبو کو جو سچائی کی میرے ساتھ ہے سونگھتا ہے اور کشش کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کو عطا کرتا ہے۔ میری طرف اس طرح کھنچے چلے آتے ہیں جیسے لوہا مقناطیس کی طرف جاتا ہے۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت قمر الانبیاء کے دو عظیم الشان علمی کارنامے

ذات باری تعالیٰ کے عرفان اور حضرت سید المرسلین کی سیرت پر گراں قدر تصانیف کی اشاعت

مسعود احمد خان دہلوی

(۲)

آیئے اب ہم حضرت قمر الانبیاء کے ہر دو علمی کارناموں پر کسی قدر تفصیل کے ساتھ غور کریں اور ان کی عظمت و اہمیت سے باخبر ہونے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں سب سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کی ہستی کے اثبات اور اس کی لامحدود صفات کی معرفت سے متعلق آپ کی گراں مایہ علمی خدمت کو لیتا ہوں یہ خدمت آپ نے "ہمارا خدا" نامی معرکۃ الآراء کتاب تصنیف فرما کر انجام دی یہ انتہائی اہم کتاب لکھنے سے قبل آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت دردمندی کے ساتھ ایک عاجزانہ دعا کی۔ یہ دعا اس امر کی آئینہ دار ہے کہ یہ کتاب رقم فرمانے کا عزم کرکے آپ نے کتنی عظیم الشان علمی خدمت سرانجام دینے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ آپ نے اس خدمت کی سرانجام دہی میں اسی ذات پاک سے مدد مانگی اور اس کے مفید بابرکت اور نافع الناس ہونے کی اسی سے التجا کی جس کی وراء الوراء ہستی اور غیر محدود ازلی ابدی صفات سے دوسروں کو اطلاع دینے اور ان کے اندر بھی یقین و اذعان اور پختہ ایمان پیدا کرنے کی نیت سے آپ نے اس خدمت کی سرانجام دہی کا بیڑا اٹھایا تھا آپ نے خداوند ذوالجلال والاکرام کے حضور میں کمال درجہ عاجزی کے ساتھ عرض کیا:۔

"اے میرے مولیٰ! تو میری سب کمزوریوں پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور میری علمی اور عملی حالت بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں تو مجھے اپنے فضل سے یہ طاقت اور توفیق عطا کر کہ میں تیری رضا کے ماتحت اس مضمون کو تکمیل تک پہنچا سکوں اور تو میرے الفاظ میں اثر پیدا کر اور میرے قلم کو صرف حق و راستی کے طریق پر چلا تا تیرے بندے میرے اس بیان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور تجھے پہچان کر اپنی زندگی کا اصل مقصد حاصل کریں۔ اور اے میرے ہادی و راہنما! گو میں اپنی نیت کو نیک پاتا ہوں لیکن خود میرے متعلق بھی تجھے وہ علم حاصل ہے جو مجھے حاصل نہیں بس اگر تیرے علم میں میری نیت میں کوئی مخفی فساد ہے تو مجھ ناچیز پر رحم فرما اور میری نیت کی اصلاح کر دے تا میری شامت اعمال کی وجہ سے میرا یہ بیان ان برکات سے محروم نہ ہو جائے جو تیری طرف سے صداقت کی تائید میں نازل ہوا کرتی ہیں۔ اے میرے آقا و مالک! تو ایسا ہی کر۔ آمین یا ارحم الراحمین۔"

("ہمارا خدا" طبع سوم صفحات ۱ و ۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی نیابت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ بھی ان لوگوں کو جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی دینے اور مجرموں کی راہ ظاہر کرنے کی غرض سے آپ کی یہ دردمندانہ و عاجزانہ دعا قبول فرمائی۔ اور آپ کو اس موضوع پر ایسی عظیم الشان کتاب رقم فرمانے کی توفیق سے نوازا کہ جو اپنے رنگ میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہ کتاب چار ابواب اور ایک تتمہ پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ نے مختصر اور عام فہم طریق پر وہ زبردست دلائل بیان فرمائے ہیں جن سے دل اس اطمینان اور یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ ہمارا ایک خالق و مالک خدا ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہمارے لئے ازبس ضروری ہے۔ پھر آپ نے بتایا ہے کہ ہمارے خدا کی یہ یہ صفات ہیں اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں یہ یہ فوائد ہیں۔ نیز یہ کہ ہم اس کے ساتھ کس طرح تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔ پھر اس میں آپ نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے عقلی دلائل دینے کے علاوہ وہ دلائل بھی بڑی شد و مد کے ساتھ پیش کئے ہیں جو مشاہدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح آپ نے دہریت کے دلائل کی تردید فرما کر اسے بیخ و بن سے اکھاڑ دیا ہے۔ اس میں دہریت کے رد میں مغربی فلسفیوں کے پیش کردہ نظریات کا رد بھی آ جاتا ہے اور موجودہ زمانہ میں دہریت کی علمبردار تحریک یعنی اشتراکیت کے نظریات کی بھی پوری پوری تردید موجود ہے۔ اور پھر کتاب کے آخر میں اس امر پر بھی مختصر لیکن جامع انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کس عظیم الشان طریق پر اپنی ہستی اور صفات کا ثبوت دیا۔ اور خدا ہی کی دی ہوئی توفیق سے کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے ازلی علم و قدرت کے یقینی کرشمے دکھا دکھا کر اس کی ہستی کو لوگوں کی نظروں سے اس قدر قریب لے آئے کہ گویا خدا زمین پر نازل ہو کر اپنے بندوں کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

قریباً تین صد صفحات پر مشتمل خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا یہ مسحور کن بیان اس قابل ہے کہ اس کے لفظ لفظ کا بغور مطالعہ کرکے اس نور اور بصیرت سے حصہ لیا جائے جس سے یہ کتاب از اول تا آخر پوری طرح لبریز ہے۔

اس کتاب میں آپ نے عقلی اور مشاہداتی ہر دو قسم کے نہایت وزنی دلائل سے ثابت کر دکھایا ہے کہ اس دنیا کے اوپر ایک علیم و قدیر خدا ہے۔ جو اپنے طاقتور ہاتھوں میں قضاء و قدر کی تاروں کو اس طرح تھامے ہوئے ہے جس طرح ایک شاہسوار اپنے گھوڑے کی باگوں کو تھامتا ہے جسے اس نے خاص منزل تک پہنچانا ہو۔ پھر آپ نے خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت کرنے میں بحث کو اس نہج پر ہی نہیں چلایا کہ بحث صرف "ہونا چاہیئے" کی منزل پر ہی آ کر ختم ہو جائے بلکہ شروع ہی سے آپ نے بحث کا ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ ایک قاری "ہونا چاہیئے" کی منزل سے آگے بڑھ کر حتمی اور یقینی طور پر "ہے" کی منزل تک جا پہونچے۔ اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر یقین کامل سے بھر جائے۔ اور وہ اپنے خالق و مالک سے تعلق پیدا کرکے اس میں ترقی کرتا چلا جائے۔ کتاب کی یہی وہ سب سے بڑی خوبی ہے جس کی بدولت اس کے مطالعہ سے ڈگمگاتے ہوئے قدموں میں ثبات پیدا ہوتا ہے۔ اور ایمان باللہ میں استحکام پیدا ہو کر تعلق باللہ میں ترقی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی اس عظیم الشان علمی خدمت کو اپنوں اور غیروں سب نے ہی بنظر استحسان دیکھا۔ اور یہ بہت سے دہریوں اور متشکک و متردد لوگوں کی ہدایت کا موجب بنی۔ چنانچہ ملک بھر میں کتاب کی اس مقبولیت پر حضرت قمر الانبیاء نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"مجھے خوشی ہے کہ ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ نے جس کے لئے یہ کتاب لکھی گئی تھی اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور بعض ڈگمگاتے ہوئے قدموں اور لرزتے ہوئے دلوں نے میری اس کتاب کے ذریعہ روحانی تسکین حاصل کی فالحمد للہ علیٰ ذالک واللہ الموفق والمستعان۔" (باقی)

خدا اُن لوگوں سے پیار کرتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہی کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اُسکو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشاء کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے اور کیا تم اسکو سب سے عزیز نہیں سمجھتے پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کریگا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کرکے دکھلائے گا۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۵۰)

شذرات

شیخ خورشید احمد

اسلام پر ایک اعتراض اور اس کا انوکھا جواب

"ایشیا" لاہور کے ایک مضمون میں مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی زندگی کے حالات مختصراً شائع ہوئے ہیں۔ اس میں مضمون نگار نے سنہ ۲۶ء کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"سنہ ۲۶ء کے آخر میں شدھی کے بانی شردھانند کو قتل کر دیا گیا اس پر کانگرسی اور غیر کانگرسی ہندوؤں نے ایک طوفان کھڑا کر دیا کہ اسلام خونخواری سکھاتا ہے گاندھی جی نے بھی کہا تھا کہ "اسلام میں فیصلہ کن چیز پہلے بھی تلوار تھی اور اب بھی تلوار ہے"!

اسی زمانہ کے ذکر میں ہی مضمون نگار نے مودودی صاحب کے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں کہ

"یہ غوغا آرائی ایک مدت تک بڑے زور و شور سے جاری رہی۔ مولانا محمد علی مرحوم نے ان بہتان تراشیوں سے تنگ آ کر جامع مسجد دہلی میں ایک تقریر کی اور آبدیدہ ہو کر کہا کہ کاش کوئی اللہ کا بندہ ان الزامات کے جواب میں اسلام کا صحیح نقطۂ نظر پیش کرتا۔ تقریر سننے والوں میں ایک میں بھی تھا۔ میں جب وہاں سے اٹھا تو یہ سوچتا ہوا اٹھا کہ کیوں نہ میں ہی اللہ کا نام لے کر اپنی سی کوشش کروں"۔

(ایشیا ۵ ستمبر سنہ ۶۲ء)

اس کے بعد مضمون نگار نے بتایا ہے کہ غیر مسلموں نے اسلام پر خونخواری اور تلوار کا جو الزام لگایا تھا اس کے جواب میں مودودی صاحب نے "ایک جامع و مانع کتاب الجہاد فی الاسلام" لکھی اور اس میں اسلام کا صحیح موقف پیش کیا مگر یہ موقف کیا ہے؟ اس پر فاضل مضمون نگار نے کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ ہم جب اس کتاب کو دیکھتے ہیں تو اس میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔۔۔۔ تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔۔۔۔ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے"۔

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

اس حوالہ کو پڑھ کر قارئین خود اندازہ لگا لیں کہ غیر مسلموں نے اسلام پر تلوار سے پھیلنے کا جو اعتراض کیا تھا اس کے جواب میں مودودی صاحب نے جو کچھ لکھا وہ اس اعتراض کی تردید ہے یا تصدیق و تائید؟ جب خود ایک مسلمان عالم کہلانے والا شخص یہ اقرار کرے کہ تلوار نے ہی چوتھائی دنیا کو مسلمان کیا تو غیر مسلم کیوں یہ اعتراض نہ کریں کہ اسلام نعوذ باللہ خونخواری کا مذہب ہے!۔

حق یہ ہے کہ اسلام پر تشدد اور خونخواری کا جو الزام لگایا جاتا ہے اس کا حقیقی جواب اس زمانہ میں صرف احمدیت نے پیش کیا ہے احمدیت نے ہی اسلام کے صحیح موقف کو پیش کر کے دنیا کو یہ بتایا ہے کہ:-

۱- "اولاً ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی تلوار نہ اٹھائی مگر ان کو سخت سے سخت تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔۔ ۔۔۔ کوئی بارکسی رنگ کی تکلیف نہ تھی جو اٹھانی نہ پڑی ہو۔ آخر کار وطن سے نکلے تو تعاقب ہوا۔ دوسری جگہ پناہ لی تو دشمن نے وہاں بھی نہ چھوڑا۔ جب یہ حالت ہوئی تو مظلوموں کو ظالموں کے ظلم سے بچانے کے لئے حکم ہوا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (پ۱۷) کہ جن لوگوں کے ساتھ لڑائیاں خواہ مخواہ کی گئیں اور گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اس لئے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ سو یہ ضرورت تھی جو تلوار اٹھائی گئی ورنہ آنحضرت کبھی تلوار نہ اٹھاتے"۔

(ملفوظات حصہ اوّل صفحہ ۳۴)

۲- "اگر کوئی اسلام کا نام لے کر جنگ و جدال کا طریق جواب میں اختیار کرے تو وہ اسلام کو بدنام کرنے والا ہو گا۔ اسلام کا کبھی ایسا منشا نہ تھا کہ بے مطلب اور بلا ضرورت تلوار اٹھائی جائے"۔ (صفحہ ۶۱)

۳- "اسلام امن کا سچا حامی ہے بلکہ حقیقۃً امن اور صلح اور آشتی کا اشاعت کنندہ ہی اسلام ہے۔۔۔ ابتداً اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور جسمانی جنگوں کی اس لئے ضرورت پڑی تھی کہ دعوتِ اسلام کرنے والے کا جواب ان دنوں دلائل و براہین سے نہیں بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا اس لئے لاچار جواب الجواب میں تلوار سے کام لینا پڑا"۔

۴- "اسلام کا یہ منشا نہیں ہے کہ وہ فتنہ و فساد برپا کرے بلکہ اسلام کا مفہوم ہی صلح اور آشتی کو چاہتا ہے"۔

(حصہ دوم صفحہ ۳۱۱)

لاہور میں ناجائز مگر پشاور میں جائز؟

ہمارے ہاں جس قسم کی دو عملی اور تضاد بیانی سے کام لیا جاتا ہے اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو:- لاہور کے ایک اخبار کے صفحہ ۳ پر دوسروں کے جلسوں کو روکنے اور ان میں گڑبڑ پھیلانے کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اس حرکت کو

"اپنی رائے کا اظہار کرنے سے روکنے کی غیر قانونی اور غیر آئینی حرکت"

قرار دیا گیا ہے۔

لیکن اسی اخبار کے اسی پرچے کے صفحہ ۸ اپر یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ

"آئندہ کے لئے مسجد قادیانیہ سول کوارٹرز پشاور میں کسی قسم کے اجتماع کی اجازت نہ دی جائے"۔ (شہاب لاہور)

گویا ایک ہی کارروائی اگر وہ لاہور میں کی جائے اور اس کی زد اپنے پر پڑے تو وہ "غیر قانونی اور غیر آئینی" ہوتی ہے اور وہی کارروائی اگر پشاور میں کی جائے اور اس کی زد "قادیانیوں" پر پڑے تو وہ نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہو جاتی ہے یہ ہے ان "صالحین" کا معیارِ انصاف!

"یہ کبھی روزنامہ زمیندار کا دفتر تھا"

مندرجہ بالا عنوان سے ہفت روزہ "چٹان" نے دفتر زمیندار کی ایک تصویر شائع کی ہے جس کے نیچے ایک نوٹ لکھا گیا ہے جو بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"یہاں وہ شخص رہتا تھا جس نے ربع صدی تک برطانوی سامراج کو للکارا —— ہماری آزادی کے لئے گیارہ سال قید فرنگ میں رہا —— لاکھوں روپے ضبط کرائے جس کا ضبط شدہ پریس آج بھی بورسٹل جیل کے سرکاری پریس میں موجود ہے اور جہاں —— اس کا پوتا مسعود علی خاں وائس مینجر کی حیثیت سے ملازم ہے —— یہ بلڈنگ اسی ظفر علی خاں کی ہے —— ظفر علی خاں جس نے پنجاب کے سیاسی ویرانوں کو رنگ و روغن بخشا —— جس نے ہمیں حریت سے آشنا کیا۔ جس نے بتکدوں میں اذان دی —— لیکن جب آزادی کا آفتاب طلوع ہوا تو وہ صرف "دودِ چراغ محفل" تھا۔ قلم کی آبرو صنعت کاروں کو منتقل ہو گئی —— اخبارات عظیم الشان عمارتوں کے استحصالی خانوں میں بازار کی جنس ہو گئے اور یہ عمارت جو قومی یادگار ہونی چاہیئے تھی قرض میں نیلام ہو گئی۔ اب ستم ظریفی حالات نے اس کو زمیندار ہوٹل میں بدل ڈالا ہے جہاں راتیں جاگتی اور دن سوتے ہیں۔ جی ہاں انہی کمروں میں بیٹھ کر بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ ہائے عقیدت پیش کئے تھے اب اسکے در و دیوار دیدہ ہائے عبرت سے رجل رشید کا انتظار کر رہے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار"۔ (چٹان ۱۳ جولائی ۱۹۶۲ء)

مسلمانوں کی موجودہ دینی حالت

ایک اخبار مسلمانوں کی موجودہ دینی حالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"افسوس کہ اسلام کی صاف ستھری تعلیم مسلمانوں سے مفقود ہوتی جا رہی ہے اور مسلمان اپنے رازق اپنے مالک اپنے آقا کو بالکل بھول گئے ہیں خدا تعالیٰ کی جانب سے جب بھروسہ اٹھ گیا اور مسلمانوں کی نظر بس خدا کے سوا غیروں کی طرف پڑنے لگیں خدا کی قدرتوں اور اس کی زبردست قوتوں کے متعلق مسلمانوں کا خیال متذبذب ہو گیا تو اس خدا تعالےٰ نے بھی اپنی توجہ مسلمانوں کی جانب سے پھیر لی اور اپنے جود و سخا اور لطف و کرم کو مسلمانوں پر موقوف فرما دیا جس کا آج یہ نتیجہ ہو رہا ہے کہ مسلمان ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ اور ہر طرح کی آفات و پریشانیوں میں مبتلا ہو گئے ہیں اگر مسلمان خدا کو نہ بھولتے اور اپنا رشتہ وحدانیت اس سے جوڑے رہتے تو بے شک وہ خدا بھی ان کا ہر وقت مؤید و خبرگیراں رہتا۔ جہاں انہوں نے اس خدا سے اپنا رشتہ توڑا تو خدا تعالیٰ نے بھی اپنا منہ ان سے موڑا"۔

(الاعتصام لاہور ۴ ستمبر ۱۹۶۲ء)

اس حوالہ میں مسلمانوں کی حالت خراب ہو جانے کی جو وجہ بتائی گئی ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے لیکن اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب قرآن حکیم کی صورت میں آخری اور کامل ترین شریعت ہمارے پاس موجود ہے اور ہر زمانہ میں مسلمان علماء و صلحاء مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے بھی موجود۔۔۔۔ رہے ہیں تو پھر یہ حالت کیوں ہو گئی؟ اور جب ان کی موجودگی کے باوجود مسلمان اپنے خدا کو بھول گئے۔ اور ان کی حالت بد سے بدتر ہی ہوتی چلی گئی تو پھر محض دنیوی ذرائع سے مسلمانوں کی حالت کے درست ہونے کی کیونکر امید کی جا سکتی ہے؟

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
(حضرت مسیح موعودؑ)

واقفین زندگی اور مقام توکّل

مکرم الحاج چوہدری شبیّر احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی

سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

الدین النصیحۃ یعنی دین سراسر خیرخواہی ہے۔ لیکن جس طرح ایک بہترین دوا اُسکا صحیح طریق استعمال جانے بغیر مہلک ثابت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح ایسی خیرخواہی جو بے موقع اور بے محل ہو یا اس کی تہ میں خلوص نیت نہ ہو وہ بھی انجام کار نقصان دہ اور ضرر رساں ثابت ہوسکتی ہے۔

ایک بُڑھیا کی مثال

کہتے ہیں ایک باز شکار کرتے کرتے بہت تھک گیا۔ یہاں تک کہ اس میں پرواز کی سکت باقی نہ رہی اور اسے مجبوراً ایک مکان کی دیوار پر بیٹھنا پڑا۔ اس مکان میں ایک بڑھیا رہتی تھی۔ اس نے باز کو نہایت پژمردہ حالت میں دیکھا تو اسے ازراہ ترحم گود میں لے لیا۔ جب اس کی نظر باز کے پنجوں پر پڑی تو اس کا رحم اور جوش میں آگیا کہ اس بچارے کے ناخن اس قدر بڑھ گئے ہیں کوئی کاٹنے والا نہیں؟ لاؤ آج یہ خدمت میں ہی انجام دے دوں۔ چنانچہ اس بڑھیا نے قینچی لیکر اس باز کے پنجے کاٹ ڈالے۔ اب بظاہر اس بڑھیا نے باز کی خیرخواہی کی لیکن حقیقت میں اس کی زندگی تباہ کر کے رکھ دی۔ جن پنجوں کے بل بوتے پر وہ شکار کیا کرتا تھا وہ کٹ جانے سے اس کا کیا انجام ہوا ہو گا۔ یہ امر تشریح کا محتاج نہیں۔

واقفین کی خیرخواہی

واقفین زندگی یقیناً ہر فرد جماعت کی طرف سے خیرخواہی کے مستحق ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ مبادا ان کے وہ پنجے جو خدمت دین کے لئے وقف ہیں اور جن کی بدولت وہ شہباز بن سکتے ہیں ضائع ہو جائیں۔ اسی خیرخواہی کی روک تھام کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے ایک موقع پر فرمایا تھا:۔

"اگر تم نے دنیوی اعزاز رکھنے والوں کو ہی عزت دینی شروع کر دی اور جب کسی نے زندگی وقف کرنے کا ارادہ کیا تو رشتہ داروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کھائے گا کہاں سے؟ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ خدمت دین کا جذبہ تمہاری آئندہ نسل کے دلوں سے مٹ جائے گا۔"

(الفضل مورخہ ۹/۹/۶۲)

اس مختصر سے ارشاد میں جہاں حضور نے واقفین زندگی کی اسی قسم کی خیرخواہی کو کہ "یہ کھائیں گے کہاں سے" خطرناک نتائج کا حامل قرار دیا ہے۔ وہاں ان کی صحیح خیرخواہی کی طرف بھی جماعت کی توجہ مبذول فرما دی ہے اور وہ یہ کہ ہمارے معاشرہ میں عزت کا معیار دنیوی حیثیت نہ ہو بلکہ خدمتِ دین ہو۔

بعض اوقات ہم بڑے اخلاص اور دلی ہمدردی کے تحت ایک واقفِ زندگی کو مشورہ دے دیتے ہیں کہ بھائی اگر آپ زائد وقت میں کوئی اور ذریعہ کسب معاش کا اختیار کر لیں تو آپ زائد آمد پیدا کر سکیں گے۔ اگر ایسا پروگرام کسی واقف زندگی کے لئے سلسلہ کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر سلسلہ ہی کی طرف سے تجویز کیا جائے تو اس پر عمل پیرا ہونے میں یقیناً خیر و برکت ہو گی۔ لیکن محض بعض خیرخواہوں کے اظہار ہمدردی کے نتیجہ میں اور مرکز کی اجازت کے بغیر یہ راہ اختیار کرنا اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ تجربہ اور مشاہدہ بتلاتا ہے کہ جن واقفین نے ایسی خیرخواہی کو قبول کیا وہ رفتہ رفتہ خدمتِ دین کی اہلیت کھو بیٹھے اور ان صفات سے عاری ہو گئے جو ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی واقفین میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور جو ایک شہباز واقف زندگی کے لئے مضبوط پنجے کا کام دیتی ہیں۔

واقفین زندگی کی پانچ صفات

خدمت دین کے لئے نوجوانوں کو دعوت دیتے ہوئے تحریک جدید کے ابتدائی سالوں میں ایک موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"وہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو اس بات پر آمادہ ہوں کہ
(۱) کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔
(۲) عقل سے کام لیں گے۔
(۳) اور تیسرے محنت سے کام کر سکتے ہوں۔
(۴) چوتھے اخلاص سے کام کرنے والے ہوں۔
(۵) پانچویں قابلیت رکھتے ہوں۔
ان اوصاف کے ساتھ ہی واقف مفید ہو سکتے ہیں۔"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۹۸)

ہمارا ماحول اور اس کا علاج

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بڑی کشش ہے جیسا کہ آیت زُيِّنَ لِلنَّاسِ ...... میں مذکور ہے۔ لیکن اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دنیوی لذات کی کشش "الناس" کیلئے ہے "الخواص" کے لئے نہیں۔

سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے دنیا سے بکلی منہ موڑ کر خدمت دین کا جو قابل تقلید نمونہ قائم فرمایا۔ واقفین زندگی کو وہی طریق اختیار کر کے "الناس" کے زمرہ سے نکل کر "الخواص" کے زمرہ میں قدم رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی وہ زمرہ ہے جو مذکورہ بالا پانچ صفات کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر الخواص کا مذہب اختیار کئے بغیر مذکورہ بالا صفات اپنے اندر پیدا کرنا امر محال ہی نہیں ہے بلکہ ناممکن ہے۔ الخواص کا مذہب کیا ہے؟ توکل علی اللہ! اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں "الخواص" کی سیرت کا برابر مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ ہمیں ہر متوکل علی اللہ کی زندگی ایسے ایمان افروز واقعات سے بھرپور نظر آئے گی۔ جو "وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ" کی قرآنی بشارت کی عملی تفسیر پیش کر رہے ہوں گے۔ یقیناً اللہ تعالٰی اپنے متوکل بندے کو اس کی ہر مشکل اور حاجت کے وقت اس طرح غیب سے امداد فرماتا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس دعوت پر خدمتِ دین کے لئے سب سے پہلے اپنی زندگی وقف کرنے والے اور آئندہ آنے والے واقفین کے لئے دور حاضر میں ایک قابل رشک نمونہ قائم کرنے والے وجود یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالٰے عنہ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ واقفین زندگی کے لئے از بس ضروری ہے۔ آپ کی زندگی میں توکل علی اللہ اور اس کے نتیجہ میں امداد غیبی کے واقعات بڑی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور یہی وہ روشن اور بابرکت پہلو ہے جسے واقفین زندگی کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

ذیل میں واقفین کے ازدیاد ایمان و عمل کے لئے ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جو مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ نے اپنی تصنیف "حیات نور" میں مکرم ملک غلام فرید صاحب اور مکرم ملک غلام احمد صاحب قصوری کے حوالے سے درج فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ایک ایمان افروز واقعہ

"حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) جب سیاسی حالات کے ماتحت مہاراجہ جموں و کشمیر کی ملازمت سے الگ کئے گئے تو بعد میں حالات سدھرنے پر مہاراجہ کو خیال آیا کہ مولوی صاحب ایک بہت بڑے حاذق طبیب تھے ان کو ملازمت سے علیحدہ کرنے میں ہم سے ظلم اور ناانصافی ہوئی ہے۔ انہیں واپس لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ سے جب عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا:

اب میں ایسی جگہ پہنچ چکا ہوں کہ اگر مجھے ساری دُنیا کی حکومت بھی مل جائے تو میں اس جگہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔

چونکہ مہاراجہ صاحب کو اس ناانصافی کا شدت سے احساس تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کا ازالہ کرنے کی یہ تجویز کی کہ اب کی مرتبہ جنگلات کا ٹھیکہ صرف اسی شخص کو دیا جائے جو منافع کا نصف حضرت مولوی صاحبؓ کو ادا کرے چنانچہ اسی شرط کے ساتھ ٹنڈر طلب کئے گئے۔ جس شخص کو ٹھیکہ ملا۔ اس نے جب سال کے بعد اپنے منافع کا حساب کیا تو خدا تعالٰے کی حکمت کہ اسے ٹھیک ۳۹۰۰۰۰ روپیہ منافع ہوا۔ جس کا نصف ایک لاکھ پچانوے ہزار بنتا تھا اور اسی قدر حضورؓ کے ذمہ قرض تھا۔"

(حیات نور صفحہ ۱۸۴)

خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں۔ کہ سر پر ایک لاکھ پچانوے ہزار روپیہ قرض کا بارگراں تھا لیکن توکل کلیہ مقام کہ خدمت دین کی خاطر دنیا طلبی سے بکلی منہ موڑ لیا۔ مہاراجہ کی دعوت انہیں اپنے موقف سے سر مو نہ ہلا سکی۔

چونکہ آپ کے یہ قرضے کسی دنیاداری کا نتیجہ نہ تھے بلکہ صدقہ و خیرات اور ہمدردی مخلوق خدا کے نتیجہ میں تھے اور آپ نے وقف کی حقیقی روح کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالٰے پر کامل توکل کا ثبوت دیا تو اللہ تعالٰے نے بھی آپ سے خارق عادت مشفقانہ سلوک فرمایا۔

پس واقفین زندگی کو مقام توکل حاصل کرنے کی کماحقہ کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالٰی کی بشارتوں پر پورا پورا یقین رکھنا چاہیئے۔ یہی وہ طریق ہے جس پر چل کر اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے وقف کے مقدس عہد کو نبھانے میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید)

"مَیں اس لئے آیا ہوں تا لوگ قوت یقین میں ترقی کریں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پشاور ڈویژن میں

(کامیاب دورہ)

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اس دورہ کا آغاز ایبٹ آباد سے ہوا۔ جہاں پر آپ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ ایبٹ آباد کے غیر از جماعت احباب نے کثیر تعداد میں آپ کے خطاب سے استفادہ کیا۔

۶۴-۹-۲۹ کو بعد از دوپہر ایبٹ آباد سے آپ وارد مردان ہوئے۔ آپ نے نماز عشاء کے بعد سیرۃ النبی کے موضوع پر ۱½ گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ دیگر علمائے سلسلہ مولانا چراغ دین صاحب۔ مولوی غلام باری صاحب سیف۔ مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی راولپنڈی اور مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی پشاور نے بھی تقاریر کیں۔

۶۴-۹-۳۰ کو آپ نے اجتماع کے آخری اجلاس میں تربیتی خطاب فرمایا۔ شیخ مشتاق احمد صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب مقامی اور علاقائی رپورٹیں پیش کیں۔ علاقائی اور مقامی قیادتوں کی طرف سے انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس طرح یہ چار روزہ تربیتی کلاس اور ڈویژنل اجتماع ۶۴-۹-۳۰ کو بعد از دوپہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ کلاس کم و بیش پانچ گھنٹے روزانہ ہوتی تھی۔ تدریس میں مربیان سلسلہ نے بھی حصہ لیا۔ جزاہم اللہ۔

ساڑھے پانچ بجے شام جماعت احمدیہ مردان نے عصرانہ پیش کیا۔ جس میں شہر کے وکلاء۔ ڈاکٹروں اور تاجروں اور دیگر ممتاز احباب نے شرکت کی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے مختصر تقریر کی صورت میں پیغام حق پہنچایا۔ عصرانے کے بعد مختلف گروپوں کی صورت میں طلباء کے ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

۶۴-۹-۳۱ کو ۸ بجے صبح آپ پشاور تشریف لے گئے۔ پشاور میں آپ کی اہم دینی مصروفیات کی رپورٹ پہلے شائع ہو چکی ہے۔

مردان اور پشاور کے اجتماعات میں بارہ سے زائد مجالس نے شرکت کر کے استفادہ کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی ۶۴-۹-۲ کو وارد ایبٹ آباد ہوئے اور وہاں کے احباب سے خطاب فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ دونوں دورے نہایت کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ۔

(خاکسار۔ حافظ محمد اعظم خان نسیم قائد علاقائی پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن)

جلسہ سالانہ کیلئے ٹنڈر

بذریعہ اعلان ہذا جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے مندرجہ ذیل ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

تمام ٹنڈر دینے والے اپنا ٹنڈر سربمہر لفافہ میں بنام افسر جلسہ سالانہ بھجوائیں۔ ٹنڈر بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ راکتوبر ۱۹۶۴ء ہوگی۔

نوٹ:۔ تفصیلات دفتر جلسہ سالانہ سے ناظم سپلائی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(۱) ٹھیکہ نانبائیاں۔ (۲) ٹھیکہ باورچیاں۔ (۳) ٹھیکہ گوشت گائے۔ (۴) ٹھیکہ گوشت بکرا۔ (۵) ٹھیکہ آلو۔ (۶) ٹھیکہ روشنی۔ بجلی و گیس۔ (۷) ٹھیکہ خاکروباں برائے صفائی۔ (۸) ٹھیکہ ماشکیاں برائے آب رسانی۔ (۹) ٹھیکہ آٹا گندھائی و پیڑے کروائی۔

(افسر جلسہ سالانہ)

نمائندگان شوریٰ

مجالس خدام الاحمدیہ اپنے خدام کی تعداد کے لحاظ سے ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ برائے شوریٰ بھجوا سکتی ہیں۔ خدام کی تعداد مجالس کے بجٹ فارم کے مطابق شمار ہوگی نمائندگان کے ناموں کی فہرست ۲۰ اکتوبر تک مرکز میں آجانا ضروری ہے نیز اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب مجلس عاملہ مقامی میں فلاں تاریخ کو ہوا ہے۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوتا ہے گو وہ اس تعداد میں شامل ہوتا ہے جس کا کہ مجلس کو حق حاصل ہے اگر وہ خود کسی وجہ سے اجتماع میں شامل نہ ہو سکے تو وہ اپنی جگہ کسی اور کو نمائندہ نامزد نہیں کر سکتا بلکہ اس نمائندہ کا باقاعدہ انتخاب ہوگا۔

نمائندگان کے پاس قائد کا تعارفی خط اور لقا یا وارد ہونے کی تصدیق ضروری ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک مخلص خادم سلسلہ کی وفات پر جماعت احمدیہ منٹگمری

کی

تعزیتی قرارداد

جماعت احمدیہ منٹگمری کا یہ اجتماع مکرم ملک نذیر احمد خان صاحب کی اچانک وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم جماعت کے ایک مخلص کارکن تھے۔ آپ نے کئی حیثیتوں میں جماعت کی خدمات سرانجام دیں۔ ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال کے طور پر کام کیا۔ اور مسجد مبارک منٹگمری کی تعمیر کیلئے نمایاں کام کیا۔ مرحوم ایک صالح اور باعمل احمدی تھے۔ دیانت آپ کا شعار اور صحیح مشورہ آپ کا شیوہ تھا۔ بڑے صاف گو۔ بلند آواز اور بارعب انسان تھے۔ بے لوث خدمت کرنے والے تھے۔ اللہ تعالےٰ غریق رحمت کرے۔ آمین

مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے۔ دو لڑکیاں اور بیوہ کے علاوہ پوتے اور نواسے چھوڑے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور اللہ تعالےٰ جماعت منٹگمری کے اس خلا کو پورا فرمائے۔ اور ایسے مخلص وجود پیدا کرے۔ جو سلسلہ کے خادم ہوں۔ آمین۔

(افراد جماعت احمدیہ منٹگمری)

وفات:۔ خاکسار کا لڑکا بعمر ۱۳ سال مورخہ ۱۶ / ۱۷ ستمبر ۶۴ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ ماسٹر محمد عمر انور مکان نمبر ۹۱۔ بلاک نمبر ۲۔ سرگودہا)

تلاش گمشدہ:۔ خاکسار کا بھائی خضر احمد بعمر ۱۲ سال۔ رنگ گندم نما۔ سفید قمیص۔ پاجامہ اور سفید کینوس کے بوٹ پہنے ہوئے ہے۔ پنجابی بولتا ہے۔ محمد آباد۔ ٹاہلی پرائمری اسکول کا طالب علم ہے عرصہ ۲۲ یوم سے لاپتہ ہے۔ جس دوست کو اسکے بارہ میں کچھ علم ہو وہ خاکسار کو مطلع فرمائے۔ یا خاکسار کو پہنچا دے۔ آنے جانے کا خرچ دیا جائے گا۔

(خاکسار منشی قمر الدین۔ کریم نگر فارم۔ ٹاہلی اسٹیشن۔ تحصیل عمر کوٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

اعلان دار القضاء:۔ مکرم ملک امام دین صاحب ولد ملک عمر دین صاحب کھوکھر ساکن محلہ گوبند گڑھ گلی ۳/۱ مکان نمبر ۱۰ گوجرانوالہ شہر نے لکھا ہے کہ میری بیوی مسماۃ بیگم بی بی صاحبہ فوت ہو چکی ہیں۔ ان کے کھاتہ ۸۱/۷ / ۱۴۸-۶۷ میں مبلغ ایک ہزار روپے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس جمع ہیں۔ یہ رقم میرے امانتی کھاتہ ۲۲۸ / ۳۳۸-۲۰ میں منتقل کر دی جائے۔ کیونکہ میرے سوا اور کوئی مرحومہ کا وارث نہیں ہے۔ اس کی تصدیق مکرم قائمقام امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ محترم عبد الرحمٰن صاحب جابہ اور مکرم محمد شریف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے کی ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

تصحیح:۔ اخبار الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر ۶۴ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)" شائع ہوئی ہے۔ اسکی شمار ۲۸۶ میں نام کی غلطی ہو گئی ہے۔ درست نام حسب ذیل ہے:۔

محترمہ صغیرہ اسلم بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک میجسٹریٹ دفعہ ۳۰ لائل پور شہر منجانب محترمہ رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ خوشدامنہ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لجنات اماء اللہ کی سالانہ رپورٹیں:۔ تمام لجنات اماء اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی سالانہ رپورٹیں ۱۰ اکتوبر تک ضرور دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اُمید ہے کہ لجنات ضرور اس طرف توجہ دیں گی اور تاریخ مقررہ تک اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں بھجوا دیں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ولادت:۔ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۴ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے مبشر احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ؛

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں ہر دوست کو شریک ہونا چاہیئے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ نئی دہلی ۔ ۲۹ ستمبر۔ بھارت کے مختلف شہروں اور علاقوں میں غذائی قلت اور گرانی کے خلاف بار بار مظاہرے ہو رہے ہیں پولیس نے مختلف مقامات پر صورت حال پر قابو پانے کے لئے لاٹھی چارج اور اشک آور گیس استعمال کرنے کے علاوہ فائرنگ بھی کی ہے۔ جس سے کئی افراد ہلاک اور مجروح ہو گئے ہیں پولیس کی اس کارروائی کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والوں میں کئی لوگوں کی ابھی تک نعشیں نہیں ملیں۔

آخری اطلاع کے مطابق بھارت کے مختلف صوبوں میں اناج کی دکانیں لوٹنے کی وارداتوں نے سنگین صورت حال اختیار کر لی ہے جن میں اترپردیش مدراس ۔ مہاراشٹر۔ بہار اور میسور بھی شامل ہیں، سابق ریاست حیدرآباد میں ہفتہ کے روز پولیس نے غلہ لوٹنے والوں پر گولی چلادی۔ جس سے تین افراد ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے۔ میسور میں بھی اناج کی دکانیں لوٹنے والوں پر گولی چلادی جس سے تین افراد ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے ہیں مہاراشٹر میں دکانیں لوٹنے کے علاوہ آتش زنی کی وارداتیں بھی ہوئی ہیں۔

★ ایبٹ آباد۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان اور ایران کی سرحد پر نشان لگانے کے کام کی تکمیل سے پانچ کروڑ عوام میں تعاون اور اتحاد میں مزید اضافہ ہو گا آپ ایران کے اس وفد سے باتیں کر رہے تھے جس نے لفٹیننٹ جنرل امان اللہ جہانبانی کی قیادت میں ان سے ملاقات کی اور کام مکمل ہونے کی اطلاع دی تھی۔ صدر ایوب خان نے کہا مجھے علاقائی تعاون برائے ترقی کے معاہدہ میں شریک ملکوں پاکستان ایران اور ترکیہ۔ کے درمیان تعاون سے گہری دلچسپی ہے۔ کیونکہ ان کی قسمت ایک دوسرے سے وابستہ ہے آپ نے یہ اہم کام مکمل کرنے پر وفد کو مبارکباد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ اب پاکستان اور ایران کی دوستی مزید مستحکم ہو گی۔ اور باہمی طاقت و اعتماد اور خوشحالی کو فروغ ہو گا۔

★ لاہور ۔ ۲۹ ستمبر۔ وزیر تجارت مسٹر وحیدالزمان نے کل یہاں بتایا کہ صدر ایوب عنقریب مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے۔ آپ راولپنڈی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے لاہور میں کچھ عرصہ قیام کے دوران اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے بتایا کہ صدر ایوب مغربی پاکستان کے ایک مفصل دورے کا پروگرام بھی مرتب کر چکے ہیں اور صدر اپنے دورے کے دوران عوام سے ملاقات کر کے ان کی شکایات بھی سنیں گے۔

★ لاہور ۲۹ ستمبر۔ پاکستان نے چھ کروڑ ڈالر کے بلاسود قرضہ کی چینی پیشکش اصولی طور پر منظور کر لی ہے یہ بات مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحیدالزمان ۔ نے راولپنڈی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی۔ آپ نے کہا اس قرضہ کے استعمال کی شرائط اور تفاصیل طے کی جا رہی ہیں وزیر تجارت نے بتایا کہ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن اس سلسلہ میں عنقریب پیکنگ جائیں گے اور اس امر کا جائزہ لیں گے کہ چین سے کس نوع کی مشینری درآمد کی جا سکتی ہے وزیر تجارت نے کہا کہ چین نے ٹیکسٹائل ملوں، چینی کے کارخانوں اور سیمنٹ کے کارخانوں کی مشینری ریلوے کی فولادی پٹڑیاں اور ڈبے مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔

★ ڈھاکہ ۲۹ ستمبر۔ متحدہ حزب اختلاف کے لیڈروں کے اجلاس میں یہاں صدارتی انتخاب کے لئے اپوزیشن کی مشترکہ امیدوار محترمہ فاطمہ جناح کے مشرقی پاکستان کے دورہ کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ دورہ کی تفصیلات فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکیں اپوزیشن کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ دورہ کا پروگرام محترمہ فاطمہ جناح کی منظوری کے تابع ہو گا۔ اس سے پہلے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ محترمہ فاطمہ جناح کا مشرقی پاکستان کا دورہ ۱۵ اکتوبر سے شروع ہو گا۔

★ استنبول ۲۹ ستمبر۔ لندن سے کراچی آنے والا ایک طیارہ کل لینڈنگ گیئر فیل ہو جانے کے باعث کریش لینڈنگ پر مجبور ہو گیا۔ اسے اترتے ہی آگ لگ گئی تاہم تمام مسافر اور عملے کے لوگ بچا لئے گئے صرف ایک شخص معمولی زخمی ہوا اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ یہ حادثہ کل صبح استنبول کے ہوائی اڈے پر ہوا۔

★ لاہور ۔ ۲۹ ستمبر۔ صوبائی وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے کل کراچی جاتے ہوئے لاہور کے فضائی اڈہ پر بتایا کہ جس نوٹیفکیشن کے ذریعہ جماعت اسلامی کو غیر قانونی تنظیم قرار دیا گیا تھا اسے حکومت مغربی پاکستان نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کے پیش نظر منسوخ کر دیا ہے چنانچہ کل اس سلسلہ میں ایک غیر معمولی گزٹ جاری کر دیا گیا سپریم کورٹ نے ۲۵ ستمبر کو یہ قرار دیا تھا کہ مذکورہ نوٹیفکیشن غیر قانونی اور کالعدم ہے اور آئین کے تحت تنظیمیں بنانے کا جو بنیادی حق دیا گیا ہے یہ اس سے متصادم ہوتا ہے عدالت نے حکم دیا تھا جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دینے والا نوٹیفکیشن واپس لیا جائے۔

قاعدہ یسرنا القرآن

وقف بنام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ بابرکت قاعدہ حضرت پیر منظور احمد صاحب کی تصنیف ہے اس کے پڑھنے سے چند ماہ میں صحیح قرآن مجید آجاتا ہے ہدیہ قاعدہ مکمل ۶۲ پیسے ۔ خورد ۲۵ پیسے ۔ چالیس جواہر پارے مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی ہدیہ کاغذ سفید ۴۰ عام کاغذ ۳۰ علاوہ ازیں سیپارے بطرز یسرنا القرآن اوّل تا دہم طلب فرمائیں ہدیہ ہر

مکتبہ یسرنا القرآن ۔ ربوہ

اعلان برائے فروخت کوٹھی زمین

ایک عمدہ کوٹھی معہ ڈیڑھ مربع زمین موضع چک ۱۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا زد بھاگٹانوالہ میں ڈیڑھ مربع اراضی جس میں ایک مربع زمین میں باغ ہے قابل فروخت ہے باغ کا پانی نہری ۱۵ گھنٹے ہفتہ میں منظور شدہ ہے اور زمین زیر کاشت کا پانی نہری ۲½ گھنٹے ہے۔ زمین کلر اور کھوڑ سے پاک ہے اور مستقل آبادی دیہہ ہے۔

۲۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالا دیہات میں ایک پختہ کوٹھی چار کنال تعمیر شدہ ہیں ۱۳ کمروں پر مشتمل ہے اور جس میں ۲ نلکے بھی لگے ہوئے ہیں قابل فروخت ہے۔

جو دوست خریدنے کی خواہش رکھتے ہوں مذکورہ بالا پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کر لیں۔

چوہدری نواب خان ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودہا۔

مصباح کا خلافت نمبر

اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مصباح کا سالانہ خلافت نمبر ہو گا۔ بہنیں اور بھائی دلچسپ اور معلومات افزا مضامین بھجوا کر ممنون فرمائیں مضامین کا ابتدائی خاکہ مندرجہ ذیل ہے:-

۱۔ اسلام میں خلافت کا مقام
۲۔ خلافت اور عام حکومت میں فرق
۳۔ خلافت راشدہ کی تاریخ
۴۔ خلافت راشدہ کا دور اول کیوں جلد ختم ہو گیا
۵۔ جماعت احمدیہ اور خلافت راشدہ
۶۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا مقام
۷۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیاب خلافت
۸۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارنامے خصوصاً جن کا تعلق عورتوں کی بہبود سے ہے
۹۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تبلیغی اور علمی خدمات
۱۰۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ذکر
۱۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی موعود خلافت
۱۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کے دلائل۔

اس کے علاوہ جو بہنیں یا بھائی ضروری عنوان یا تجاویز مناسب سمجھیں ان سے جلد مطلع فرمائیں تا نومبر کے رسالہ میں تفصیلی پروگرام شائع کیا جا سکے نیز ابھی سے اس نمبر کو کامیاب بنانے کے لئے مضامین کی تیاری شروع کر دی جائے۔ میں آپ سب کے تعاون کی شکرگزار ہوں گی۔

(مدیرہ)

کوئٹہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

رحمٰن برادرز

نیوز ایجنسیز طوغی بازار

کوئٹہ سے حاصل کریں

(مینیجر)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کی نئی چٹیں شائع کی جا رہی ہیں جو احباب اپنے ایڈریس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی یا درستی کروانا چاہتے ہوں وہ براہ کرم ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر الفضل کو مطلع کر دیں۔ نیز اپنے ایڈریس پر اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمادیں جو کہ صاف اور خوشخط ہو۔

(مینیجر)

تریاق اٹھرا مرض اٹھرا کی مشہور اور کامیاب دوا ۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں ۔ مکمل کورس ۱۵ روپے

"تاریخ عالم کے بڑے سے بڑے انسان کو بھی محمدؐ کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا"

"کبھی کسی انسان نے اتنا عظیم اور اتنا دیرپا انقلاب برپا کر کے نہیں دکھایا جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشہور فرانسیسی مستشرق لامارتین کا خراج عقیدت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا کردہ عظیم الشان لٹریچر اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی تبلیغی مساعی کے براہ راست نتیجے کے طور پر مغرب کے عیسائی ممالک میں جو عظیم الشان روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے وہ اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ آج اُن عیسائی ممالک میں جہاں کبھی رات دن حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نہایت بے باکی سے گستاخیاں کی جاتی تھیں ایک طرف خدا کے فضل سے اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے والے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر شب و روز درود بھیجنے والے نو مسلم فدائی کثرت سے پیدا ہو رہے ہیں اور دوسری طرف عیسائی کہلانے والوں میں بھی ایسے لوگ بکثرت آگے آ رہے ہیں جو اسلام کی صداقت و حقانیت اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت کے دل سے قائل ہیں۔ اس طرح تعصب کی گھٹائیں چھٹ رہی ہیں اور صداقت کی آسمانی روشنی آشکارا ہو رہی ہے۔ چنانچہ فرانسیسی مستشرق لامارتین (Lamartine) اپنی کتاب "Histoire de la Turqui" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"کبھی کسی انسان نے اپنے لئے برضا و رغبت یا بجبر و اکراہ اتنا عظیم الشان مقصد مقرر نہیں کیا۔ عظیم الشان اس لئے کہ وہ مقصد اپنی ذات میں انسانی طاقت سے بالا تھا۔ وہ مقصد یہ تھا کہ ان توہمات کو جو انسان اور اس کے خالق کے درمیان حائل ہو گئے تھے دور کرنا، انسان کے دل میں خدا کے لئے جگہ بنانا اور خود انسان کو خدا کے حضور میں باریاب کرنا بت پرستی کے تراشے ہوئے بے ڈھنگے مادی خداؤں کی طوائف الملوکی کے درمیان ہستی باری تعالےٰ کے معقول اور مقدس تصور کو شایان شان طریق پر از سرِ نو بحال کرنا۔

کبھی کسی انسان نے ایسا عظیم الشان کام جو انسانی طاقت سے اس قدر بالا ہو۔ اس قدر بے سرو سامانی کے عالم میں سر انجام دینے کا بیڑا نہ اٹھایا تھا۔ اس لئے کہ اتنے عظیم الشان مقصد کی تشکیل اور پھر اس کی تکمیل کے لئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس خود اپنی ذات کے سوا اور کوئی آلۂ کار نہ تھا۔ اور صحرا کے ایک گوشے میں رہنے والے گنتی کے چند آدمیوں کے سوا اور کوئی امداد حاصل نہ تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کبھی کسی انسان نے اتنا عظیم اور اتنا دیرپا انقلاب دنیا میں برپا کر کے نہیں دکھایا۔ کیونکہ ظہور اسلام پر ابھی دو صدیاں بھی گزرنے نہ پائی تھیں کہ اسلام ایمان اور طاقت کے بل پر نہ صرف سارے عرب پر غالب آ گیا بلکہ اس نے ایران۔ خراسان، ماوراء النہر، مغربی ہندوستان۔ شام۔ مصر، حبشہ، شمالی افریقہ کا تمام معلومہ علاقہ، بحیرۂ روم کے متعدد جزائر، اور مغربی یورپ کا ایک حصہ خدائے واحد کے نام پر فتح کر ڈالا۔

اگر یہ صحیح ہے کہ مقصد کی عظمت اور اس کے بالمقابل وسائل و ذرائع کی قلت اور حیران کن نتائج تینوں مل کر کسی انسان کے نابغۂ روزگار ہونے کے حق میں معیار اور محک کی حیثیت رکھتے ہیں تو کون ہے جو تاریخ کے دورِ جدید میں کسی بھی بڑے انسان کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں پیش کرنے کی جرأت کر سکے؟

تاریخ کی مشہور ترین ہستیوں نے صرف طاقت حاصل کی، قوانین بنائے اور سلطنتیں قائم کیں۔ لے دے کے انھوں نے ہی کیا تو یہ کہ مادی سلطنتوں اور حکومتوں کی بنیاد ڈالی جو اکثر و بیشتر خود ان کی آنکھوں کے سامنے ملیامیٹ ہو کر رہ گئیں لیکن اس عظیم شخص (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نے نہ صرف فوجوں۔ قانون سازی۔ سلطنتوں، قوموں اور شاہی خاندانوں کو ہلا کر رکھ دیا بلکہ اُس وقت کی آباد دنیا کے ایک تہائی حصہ کے لکھوکھا انسان اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ اسی پر بس نہیں اس نے تو ایک ایسی کتاب کے بل پر جس کا حرف حرف قانون کی حیثیت اختیار کر گیا معابد، معبودان باطلہ، مذاہب، تصورات، معتقدات اور روحوں تک کو ہلا ڈالا۔ اور سب کو ہی مسخر کر کے دکھا دیا اس نے ایک روحانی قومیت کی بنیاد ڈالی جس نے ہر زبان اور ہر نسل کے لوگوں کو ایک کر دکھایا۔ اور وہ اپنے بعد امتیازی خصوصیت کے طور پر اس قسم قومیت کا انمٹ نقش نیز معبودان باطلہ سے نفرت اور خدائے واحد کے ساتھ شدید محبت کا جذبہ اپنی یادگار چھوڑ گیا"

{HISTOIRE DE LA TURQUI . P . 276}

٭

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو گا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ۔ اتوار، پیر بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے،

(ناظر اصلاح و ارشاد)

محترم سید صادق علی صاحب وفات پا گئے

اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون

ربوہ ۔ محترم سید صادق علی صاحب واقف سفینہ صادق "حملہ دار العلوم قادیان" مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۴ کو صبح ۶½ بجے بعمر قریباً نوے سال کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے لہذا ان کا جنازہ مورخہ ۲۸ ستمبر کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ لایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعدہٗ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر حسب وصیت مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے کرائی۔

مرحوم خلافت اولےٰ کے زمانہ میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ بہت نیک متقی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بزرگ تھے محکمہ جنگلات سے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں رہائش اختیار کی پھر قیام پاکستان کے بعد کئی سال تک ربوہ میں رہے بعد ازاں اپنے بیٹے کے پاس کراچی جا آباد ہوئے تھے۔ مرحوم کے چار فرزند اور دو بیٹیاں ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ضرورت ہے

تحریک جدید کے دفاتر واقع حیدر آباد ڈویژن میں ٹنڈیالیوں کی ضرورت ہے تنخواہ و مراعات حسب لیاقت اور تجربہ دی جائیں گی۔ ملازمت کے خواہش مند احباب پتہ ذیل پر اپنی درخواستیں صدر جماعت متعلقہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں یا دفتر کے اوقات میں بالمشافہ بات کریں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا